تبصرہ کتب

مجیب احمد، تذکرہ فقیہہ اعظم (مولانا الحاج حافظ ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی) مکتبہ اشرفیہ، مرید کے، شیخوپورہ، ص ص ۱۲۰، قیمت: ۵۰ روپے

تذکرہ، انتساب، پیش لفظ از مصنف کے علاوہ چھ ابواب (۱۔ سیالکوٹ۔ تاریخ کے آئینے میں ۲۔ مولوی محمد شریف سے فقیہہ اعظم تک ۳۔ حضرت فقیہہ اعظم میدان عمل میں، مذہبی جلسے، مناظرے، سیاست، روحانیت، طب و حکمت، ۴۔ علمی خدمات، تصانیف، مضامین، فتاویٰ، شاعری ۵۔ شخصیت، معمولات، ہم عصر علماء و مشائخ، کرامات، ملفوظات، ۶۔ وصال، مزار کی تعمیر، عرس، منقبت) پر مبنی ہے۔ آخر میں ضمیمہ ۔۱ (السند والاجازۃ)، ضمیمہ ۔۲ (شجرۃ المشائخ النقشبندیہ المجدویہ)، خاندان شریفی اور ماخذ / مراجع دیئے گئے ہیں۔

ہر باب کے بعد حوالے موجود ہیں۔ جن سے تذکرہ کی افادیت میں دوچند اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ سوانح عمری نہیں بلکہ محض تذکرہ ہے دونوں کے فرق کو اہل علم جانتے ہیں۔

پاکستان کے دینی حلقوں کی جانب سے شائع ہونے والی سوانح حیات اور تذکروں میں اکثر یہ کمی ہوتی ہے کہ وہ واقعات کو، ماہ و سال اور مقام کا ذکر کئے بغیر بیان کر دیتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ماخذ کا حوالہ بھی موجود نہیں ہوتا۔ یوں تحقیق کے شعبہ میں کام کرنے والوں کے لئے خاصی دقتیں ہوتی ہیں۔ پھر بھی مجیب احمد نے جدید تحقیقی انداز کو اپنانے اور نبھانے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ آنے والے محققین کے لئے حضرت فقیہہ اعظمؒ کے سلسلے میں یہ پہلا اور بنیادی ماخذ ثابت ہوگا ہے۔

حضرت فقیہہ اعظمؒ ۱۸۶۱ء کو کوٹلی لوہاراں (غربی) ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام محمد شریف، کنیت ابو یوسف اور خطاب فقیہہ اعظم تھا۔ یہ خطاب مولانا شاہ احمد رضا خان قادری برکاتی بریلویؒ (۱۸۵۶ء ۔ ۱۹۲۱ء) نے مولوی محمد شریفؒ کی "نماز مدلل" پر تقریظ لکھنے کے بعد دیا تھا۔ "السند والاجازۃ" بھی اعلیٰ حضرت بریلویؒ کی عطا کردہ تھی۔ اعلیٰ حضرت بریلویؒ نے پاک وھند سے

تعلق رکھنے والے اپنے پچاس خلفاء کا ذکر ایک جگہ کیا ہے۔ تینتالیسویں نمبر پر تحریر حضرت فقیہہ اعظمؒ کا یوں ذکر ملتا ہے۔ "جناب مولانا مولوی محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ۔ عالم واعظ مجاز طریقت"۔

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری (م ۱۹۵۱ء) نے حضرت فقیہہ اعظمؒ کو بھی اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اجازت بیعت سے نوازا۔

تحریک پاکستان کی حمایت میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی حمایت کا واضح اور دو ٹوک مؤقف، بنارس سنی کانفرنس میں ظاہر ہوا۔ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس کے تحت بنارس میں سنی کانفرنس ہوئی۔ حضرت فقیہہ اعظمؒ نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ نے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کے حق میں جگہ جگہ تقریریں کرکے مسلمانان ہند کو پاکستان، اور مسلم لیگ کے حق میں بیدار کیا۔

"تذکرہ فقیہہ اعظمؒ" سے مولانا محمد شریفؒ کے روحانی فیوض، طب و حکمت سے گہرا تعلق، تصنیف و تالیف کی تفصیل، پنجابی، اردو، فارسی اور عربی کے قادر الکلام شاعر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت فقیہہ اعظمؒ کی شخصیت کے مختلف پہلو قارئین کے سامنے واضح ہوتے ہیں۔ ہم عصر علماء و مشائخ میں جو ان کا مقام اور ان کے مابین جو روابط قائم تھے وہ بھی ہمارے سامنے عیاں ہو جاتے ہیں۔

آپ کے ملفوظات میں آتا ہے۔ "ولایت ایک شانِ خاصہ ہے جو اللہ تعالیٰ صابر و شاکر اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے والے مومنین کو عطا فرماتا ہے۔ ولایت اس کو ملتی ہے جو تہجد گزار ہو۔ اسلامی تصوف کتاب و سنت سے خارج کوئی علم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ میں ہی داخل ہے۔ اسے علوم اسلام سے الگ سمجھنا جہالت عظمیٰ اور شریعت حقہ کو نامکمل سمجھ کر دین کی زبردست توہین اور عین بطالت ہے۔"

آپ کا وصال ۱۵ جنوری ۱۹۵۱ء کو پیر کی رات، نوے سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت امیر ملتؒ نے ان کے وصال پر فرمایا "مولانا محمد شریف کو میں جانتا ہوں کہ وہ کیا تھے؟ وہ تو قطب زمانہ تھے اور میرا دایاں بازو تھے"

"تذکرہ فقیہہ اعظم" کے مصنف / مؤلف مجیب احمد کا انداز نگارش سلیس اور دلپذیر ہے۔

مختار ضیائی نے اپنی منقبت میں کہا تھا۔

ایک مدت سے ہے مختار تمنا دل میں
ہو میسر مجھے عرفان فقیہہ اعظمؒ

ڈاکٹر انعام الحق کوثر